

## بر صغیر میں مطالعہ قرآن ترابم و تفاسیر

☆ ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم

بر صغیر کے ساتھ ارض قرآن کے اولین روابط خلیفہ راشد ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت (۱۵ ہجری) میں استوار ہو گئے تھے، تاہم ”نور مبین“ کی پہلی کرن جامع القرآن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پہنچی۔ سرزمین بلوچستان کے نصیب میں اس سعادت کے ساتھ یہ فخر بھی آیا کہ اس خطہ کی زبان ”بلوچی“ دنیا کی تیسری زبان بن گئی، جو نہ صرف آیات و لسان قرآنی سے فیض یاب ہوئی، بلکہ اپنی شناخت ختم کر کے قرآنی رسم الخط کا پیراہن بھی اختیار کر لیا۔

۶۷۱ء میں محمد بن قاسم کی آمد اور ۷۱۷ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی جانب سے سندھی راجوں، مہراجوں اور ٹھاکروں کو اسلام کی دعوت اور بڑی تعداد میں سندھیوں کا قبول اسلام یقیناً بر صغیر میں مطالعہ قرآن کا نقطہ آغاز بنا ہوگا۔

۸۸۳ھ میں ”الور“ کے ہندو راجہ ”مہروک بن راتک“ کی فرمائش پر والی منصورہ عبداللہ بن عمر بن العزیز الہباری کا اپنے دربار کے عراقی النسل مسلمان عالم کو راجہ کے پاس تبلیغ اسلام و تفسیر قرآن کے لیے بھیجا، اور سورہ لیس تک اس کا ہندی / سنسکرت / سندھی زبان میں ترجمہ و تفسیر لکھنا بھی بر صغیر میں مطالعہ قرآن کے ارتقائی مراحل کی نشاندہی کرتا ہے۔

گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز تک برصغیر کے باشندوں کا مطالعہ قرآن محض چند دعاؤں اور مساجد میں ابتدائی تعلیم تک محدود تھا، تین سو سال کے طویل عرصہ میں محض حدیث، فقہ اور سیرت پر چند ابتدائی کتب اور ابن عیینہ کی کتاب التفسیر پر محمد بن ابی جعفر الدہلی کے حاشیے کا ذکر ملتا ہے۔

## مطالعہ قرآن کی ابتدائی مساعی

غزنوی عہد میں شیخ محمد اسماعیل لاہوری (۳۳۸ھ/۱۰۵۶ء) لاہور تشریف لائے۔ انہیں برصغیر کے اولین مبلغ اسلام اور مطالعہ و تفسیر قرآن کے پہلے معلم کا اعزاز حاصل ہوا۔

عہد سلاطین (۱۲۰۶ تا ۱۳۹۶ء-۶۰۳ تا ۸۰۱ھ) میں مطالعہ قرآن قرآنی متن کی تعلیم، حفظ قرآن اور تفسیر ”الکشاف“ کی تدریس کی صورت میں جاری رہا۔ عہد تغلق میں شیخ ابو بکر بن التاج البکری الملتانی (م ۷۵۱ھ/۷۳۰ھ) کی کتاب ”خلاصۃ جواهر القرآن (للفزالی) فی بیان معانی الفرقان“ منظر عام پر آئی۔ جسے مطالعہ قرآن کے حوالے سے برصغیر کے علماء کی پہلی کوشش قرار دیا گیا۔ اسی عہد میں دوسرے پارے کی تفسیر بنام تفسیر تاتارخانی، از امیر تاتار خان۔ یا محمد بن عبدالملک بغدادی اور مخلص بن عبداللہ الدہلوی (م ۶۶۲ھ/۷۶۳ھ) کی تفسیر ”کشف الکشاف“ لکھی گئیں۔

نویں صدی ہجری کے آغاز اور دسویں صدی ہجری کے اوّل چوتھائی تک کے عرصہ میں ”کشاف“ کا انداز لیتے ہوئے اور تصوف کے رنگ میں سید محمد گیسودراز (م ۱۳۳۲) کی تفسیر القرآن الکریم، علی بن احمد المہامی (م ۱۳۳۱) کی تبصیر الرضی و تیسیر المنان“ قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۱۳۳۵) کی البحر المتواج، خواجہ حسین ناگوری کی تفسیر نور النبی / نور الہی اور مدارک التنزیل (للعسلی) پر شیخ اللہ داد جونپوری (م ۱۵۱۸ء) کا حاشیہ لکھے گئے۔

## مطالعہ قرآن مغلیہ سلطنت میں

اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں اور عالمگیر جیسے ممتاز حکمرانوں کا عہد مغلیہ سلطنت کا دور عروج کہلاتا ہے۔ انہی کی سرپرستی کے باعث اسی عہد میں علمی و ثقافتی ترقی ممکن ہوئی۔

عہد اکبری (۱۵۵۶ء تا ۱۶۰۶ء) سے قبل زمخشری کی ”الکشاف“ کا مطالعہ اور تشریح مروج رہے۔ مگر اس دور میں انوار التزیل (بیضاوی) کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے بڑی تعداد میں حواشی لکھے گئے، اسے تفسیری نصاب مدارس کا لازمی جزو بنا لیا گیا اور قرآن کریم کے ساتھ اسے بھی حفظ کیا جانے لگا۔

اسی عہد میں قرآن فہمی اور مطالعہ قرآن میں انہماک رکھنے والے علماء کا بڑا حلقہ بھی وجود میں آیا۔ جن میں شیخ برہان کاپوری (م ۱۵۶۳ء)، ملا فیروز کشمیری (م ۱۵۶۵ء)، شیخ احمد فیاض امیٹھوی (م ۱۵۷۴ء)، شیخ حمید سنہلی (م ۱۵۷۵ء)، مفتی محمد جمال خان دہلوی (م ۱۵۷۶ء)، مولانا جلال ثلہ لاہوری، شیخ جمال گجراتی (م ۱۵۸۹ء)، ملک محمود پیارو گجراتی (م ۱۵۹۱ء)، شاہ فضل اللہ برہانپوری (م ۱۵۹۶ء)، سید عبداللہ المتقی السدی (م ۱۵۷۶ء)، شیخ عباسی السدی (م ۱۵۸۹ء)، نوح بن نعمت اللہ السدی (م ۱۰۸۹ھ) شامل تھے۔

دربار اکبری سے وابستہ علمائے قرآن میں ملا عبداللہ سلطان پوری (م ۱۵۸۲ء)، حاجی لہراجیم سرہندی (م ۱۵۸۶ء)، حاجی لہراجیم محدث قادری (م ۱۵۹۳ء)، قاضی عبدالقادر (م ۱۶۰۲ء)، اور قاضی بھلول نمایاں ہیں۔

قرآن کے صوتی علماء میں شیخ عزیز اللہ چشتی، اور شیخ ضیاء اللہ شطاری معروف تھے۔ اس عہد میں تفسیر کی قدیم کتب کی شروح، حواشی اور قرآنی فنون پر عربی میں یہ کتابیں لکھی گئیں:

شیخ حسن محمد بن احمد گجراتی (م ۱۵۷۴ء) کی ”تفسیر محمدی“، شیخ مبارک بن خضر ناگوری (م ۱۵۹۳ء) کی ”منبع عیون المعانی“، ابوالفیض فیضی (م ۱۵۹۵ء) کی ”سواطع الالہام“، شیخ منور بن عبدالحمید (م ۱۶۰۲ء) کی ”درر التنظيم فی ترتیب الآلی والسور الکریم“، فارسی میں

شیخ یعقوب صرہی کشمیری (م ۱۵۹۳) کی ”مطلب الطالبین“ اور شیعہ عالم فتح اللہ شیرازی (م ۱۵۸۸) یا فتح اللہ بن شکر اللہ کاشانی کی تفسیر، عبدالرحیم خان خانان کی بیٹی جاناں بیگم کی طرف منسوب تفسیر شامل ہے۔ اسی عہد کی مزید ۴ عربی و فارسی جزوی تفاسیر اور تفسیر کی متداول کتب پر ۸ حواشی کا ذکر بھی ملتا ہے۔

علماء نے مطالعہ قرآن کے محض تصنیفی و تالیفی پہلو پر ہی توجہ نہیں دی، بلکہ انفرادی مجالس اور مذاکرات میں تفسیری مسائل پر بحث اور قدیم تفاسیر پر نقد و جرح اور تشریح و توضیح کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی عہد کے حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مطالعہ قرآن سے متعلق تمام مساعی میں معقولات کا اثر نمایاں اور عربی کا غلبہ واضح دکھائی دیتا ہے۔

### سترہویں صدی عیسوی

جہانگیر، شاہ جہاں اور عالمگیر کے اس صد سالہ عہد حکومت کے ہر دور میں تفاسیر، شروح و حواشی اور فن تفسیر پر کتب لکھنے کا کام جاری رہا، تاہم تفسیر اور قرآن کی نشر و اشاعت کے حوالے سے عالمگیر کا دور نمایاں اور خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

☆ عہد سائن کے برعکس علوم القرآن کے مطالعہ، تصنیف و تالیف کے لیے عربی کی بجائے فارسی کو ترجیح حاصل ہوئی۔

☆ اس عہد میں قرآنی مسائل پر وسیع شہرت کے حامل علمی مباحثے و مذاکرے منعقد ہوئے، جن میں سے ”ایاک نعبد و ایاک نستعین“ نامی مذاکرہ جس کے شرکاء میں ملا عبدالکلیم سیالکوٹی اور دانش مند خان شامل تھے، معروف ہوا۔

☆ اس عہد میں مطالعہ قرآن / تفسیر قرآن کے مروج طریق سے مختلف نتائج پر بالخصوص فقہی انداز کی حامل، اور احکام شرعی کے استنباط کے لیے تفاسیر لکھی گئیں۔ ان میں : التفسیرات الاحمدیہ ملا جیون (م ۱۷۱۷)، انوار الفرقان و اذہار القرآن، شیخ غلام نقش بندی لکھنوی (م ۱۷۱۴) اور ثواب التزیل فی امارة التلوین، علی اصغر قنوجی (م ۱۷۲۸) (ناکمل)، جبکہ متصوفانہ افکار اور رنگ کی حامل تفسیر عرائس البیان کا فارسی

ترجمہ از شیخ بدر الدین سرہندی، تفسیر شاہ، از شاہ محمد بن عبد محمد (م ۱۶۶۳) لور شیعی عقائد کی ترجمان تفسیر قرآن از علی شیرازی منظر عام پر آئیں۔

اس عہد کی دیگر قابل ذکر تفاسیر یہ ہیں :

- ☆ تفسیر مرتضوی۔ فارسی، از شیخ زین العابدین شیرازی - ۱۶۷۷ء میں نواب مرتضیٰ حسن خان کے حکم سے مکمل ہوئی۔
- ☆ تفسیر نظامی۔ فارسی، از شیخ نظام الدین بن عبدالکفور تھنصری (م ۱۶۳۷)
- ☆ انوار الاسرار فی حقائق القرآن۔ عربی، از شاہ عیسیٰ جد اللہ برہان پوری
- ☆ تفسیر جمائگیری، ترجمہ قرآن۔ از شیخ نعمت اللہ بن عطانارنولوی فیروز پوری (م ۱۶۶۲)
- ☆ زبدۃ التفاسیر۔ عربی، از خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) ۱۶۶۳ء
- ☆ شرح القرآن معنی۔ فارسی از خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) ۱۶۶۳ء
- ☆ تفسیر اجتی، فارسی، از محمد امین صدیقی علوی
- ☆ زیب التفاسیر۔ فارسی، صفی بن ولی قزوینی کشمیری ۱۶۷۰ء
- ☆ زبدۃ التفاسیر۔ از شیخ الاسلام بن قاضی عبدالوہاب (م ۱۶۹۷ء)
- ☆ تفسیر شاہیہ۔ از محمد محبوب عالم کجراتی (م ۱۷۰۰)
- ☆ تفسیر القرآن از محمد محبوب عالم کجراتی (م ۱۷۰۰)
- ☆ نعت عظمیٰ۔ فارسی۔ از مرزا نور الدین (۱۷۰۹ء)

دیگر علماء تفسیر

عبدالسلام لاہوری، عبدالسلام دیوی، محمد فاضل بدخشی، خواجہ بھاری لاہوری، ملا محمود جونپوری، ملا عبدالکحیم سیالکوٹی، عبدالقوی برہانپوری، میر طفیل محمد لور محمد یعقوب لاہوری شامل ہیں۔ ان علماء میں سب سے زیادہ ملا عبدالکحیم سیالکوٹی (م ۱۶۵۶) کو شہرت حاصل ہوئی۔ بعض علماء نے جزوی تفاسیر لکھیں، بعض نے قدیم و متداول کتب تفسیر کے حواشی لور شروع، جبکہ بعض علماء نے متعلقات قرآنی پر تصانیف تحریر کیں، ان کا مختصر تذکرہ درج ہے :

## جزوی تفاسیر۔ سؤر و آیات

- ☆ سورہ اخلاص۔ امیر ابوالمعالی۔ (۱۶۳۶م)
- ☆ سورۃ الجاثیہ۔ محمد ہاشم گیلانی (۱۶۵۰م)
- ☆ سورہ یوسف۔ محمد بن ابی سعید کاپودی (۱۶۶۰م)
- ☆ سورہ البقرہ۔ شیخ نور الدین احمد آبادی (۱۷۴۳م)
- ☆ آیۃ النور۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۶۲۳م)
- ☆ تفسیر بعض لآیات۔ علی بن سید نور
- ☆ تفسیر آیات الاحکام۔ قاضی بزودی (۱۷۱۳م)

## حواشی و تعلیقات

اس ایک صدی میں سب سے زیادہ حواشی و تعلیقات ”انوار التنزیل للبیضاوی“ پر لکھی گئیں۔ جن کی تعداد ۱۰ ہے اور ان کے مصنفین میں: ملا عبدالسلام لاہوری، مفتی عبدالسلام دیوی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، محمد ہاشم گیلانی، ملا عبدالکیم سیالکوٹی، ملا محمد یعقوب لاہوری، میر طیب بلگرامی، سید عبداللہ دہلوی، نور الدین محمد صالح گجراتی اور سید جلال اللہ الہ آبادی شامل ہیں۔

## علوم القرآن

- اس حوالے سے قرأت، کلمت، ناخ و منسوخ، اعراب، رسم الخط اور تخریج آیات کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئیں، جن میں سے چند نمایاں یہ ہیں:
- ☆ دستور المفسرین۔ علم تفسیر۔ علامہ الدین عارف (۱۶۱۲م)
  - ☆ فتح محمدی۔ فن تفسیر۔ صوفی شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی
  - ☆ ہادیہ قلب شاہی۔ قرآنی الفاظ کا اثر کس
  - ☆ نجوم الفرقان۔ اشاریہ الفاظ قرآنی۔ مصطفیٰ بن محمد سعید
  - ☆ مجمع الفوائد۔ متعلقات قرآن۔ محمد قلی بلاشاہ قلی

## دور انحطاط و زوال

۱۸۵۷ء تک مغلیہ عہد کے دور انحطاط میں مرکز کی کمزوری اور سیاسی زوال کے باعث اہل برصغیر ہولناک حوادث کا شکار ہو کر تیزی سے غلامی کی طرف بڑھتے رہے۔ اس کا لازمی نتیجہ علمی و فکری اور تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں کا فقدان تھا۔ تاہم مطالعہ قرآن کے حوالے سے اس دور میں اگرچہ محدود مگر قابل قدر اور انقلابی سرگرمیاں منظر عام پر آئیں۔

۱۷۶۳ء میں سید المفسرین شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کی مطالعہ و خدمت قرآن کی مساعی نہ صرف نمایاں اور لازوال ہیں، بلکہ انہیں کلیدی مقام بھی حاصل ہے۔ ولی اللہی خاندان نے نہ صرف ترجمہ و تفسیر قرآن کے گراں قدر کارنامے سرانجام دیئے، بلکہ اصول تفسیر میں جامع ”الفوز الکبیر“ تصنیف کر کے تفسیری تقلید کے عرصہ دراز سے جدی انداز کو تبدیل کر دیا۔ اسی کے نتیجے میں سرسید احمد خان (۱۸۹۷ء/۱۳۱۶ھ) نے بھی ایک کتاب لکھی اور اصول تفسیر میں جدت پیدا کی۔

### اس عہد کے تراجم و تفاسیر:

- ☆ التفسیر النورانی للسبع المثنیٰ۔ مولانا نور الدین احمد ڈہلوی (م ۱۷۴۲)
- ☆ نثر المرآة فی رسم قلم القرآن۔ شیخ محمد عیوب بن ناصر الدین (م ۱۸۰۸)
- ☆ التفسیر المظہری۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۸۱۰)
- ☆ حاشیہ الکاملین علی الجلالین۔ سلام اللہ رام پوری (م ۱۸۱۳)
- ☆ تفسیر فتح العزیز۔ شاہ عبدالعزیز ڈہلوی (م ۱۸۲۳)
- ☆ تفسیر آیۃ النور۔ شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۳)
- ☆ ترجمہ قرآن۔ شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۳)
- ☆ تفسیر ”معدن الجواہر“۔ مولانا ولی اللہ فرنگی محلی (م ۱۸۳۳)

یہ عہد المل برصغیر کے زوال اور غلامی کا عہد ہے۔ اس میں جہاں اسلامی معاشرے کی بنیادوں کو شدید دھچکے لگے، وہیں مسلمان تفرقہ بازی، منافرت اور منافقت کے جال میں پھنس گئے۔ انہیں ایک طرف انگریز کی جلدانہ عملداری سے واسطہ تھا، تو دوسری طرف ہندو کی مکاری سے سابقہ تھا۔ اس کے علاوہ یورپ سے آنے والے عیسائی پادریوں کی تبلیغی و مشنری سرگرمیاں بھی حد درجہ پریشان کن تھیں، ان کے اور انگریزی تعلیم کے اثرات مسلمانوں اور ان کی نسل نو کو مذہب سے بے گانہ اور ماضی سے متنفر کر رہے تھے۔ ایسے نامساعد حالات میں قرآن اور مذہب سے وابستگی کے لیے ”درس نظامی کو مرتب و مروج کیا گیا۔“

### قیام پاکستان سے قبل کی تفسیری خدمات

☆	مولانا فیض الحسن سہارنپوری	(۱۳۰۴-۴م)	حاشیہ بیضاوی و جلالین
☆	نواب صدیق حسن خان	(۱۳۰۷-۴م)	تفسیر فتح البیان
☆	سرسید احمد خان	(۱۳۱۵-۴م)	تفسیر القرآن
☆	مولانا رشید احمد گنگوہی	(۱۳۲۳-۴م)	تفسیر حقانی
☆	مولانا عبدالحق حقانی	(۱۳۳۵-۴م)	تفسیر مواہب الرحمن
☆	سید امیر علی	(۱۳۳۷-۴م)	تفسیر احسن التفسیر
☆	سید احمد حسن دہلوی	(۱۳۳۸-۴م)	تفسیر وحیدی
☆	مولانا وحید الزماں	(۱۳۳۸-۴م)	تفسیر نظام القرآن
☆	مولانا حمید الدین فراہی	(۱۳۳۹-۴م)	مشکلات القرآن
☆	سید انور شاہ کاشمیری	(۱۳۵۲-۴م)	تفسیر بیان القرآن
☆	مولانا اشرف علی تھانوی	(۱۳۶۲-۴م)	تفسیر القام المحمود
☆	مولانا عبداللہ سندھی	(۱۳۶۳-۴م)	تفسیر عثمانی
☆	مولانا ثناء اللہ امرتسری	(۱۳۶۷-۴م)	



## قیام پاکستان کے بعد۔ چند اہم تفاسیر

- ☆ تفسیر عثمانی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی (م۔ ۱۳۶۸)
  - ☆ تبصیر الرحمن۔ مولانا محمد اہم سیالکوٹی (م۔ ۱۳۷۵)
  - ☆ ترجمان القرآن۔ ابوالکلام آزاد (م۔ ۱۳۷۷)
  - ☆ تفسیر۔ مولانا احمد علی لاہوری۔ (م۔ ۱۳۸۱)
  - ☆ معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع۔ (م۔ ۱۳۹۶)
  - ☆ معارف القرآن۔ مولانا محمد لوریس کاندھلوی
  - ☆ تفسیر ماجدی۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ (م۔ ۱۳۹۸)
  - ☆ تفہیم القرآن۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ (م۔ ۱۹۷۹)
  - ☆ تدر قرآن۔ امین احسن اصلاحی
  - ☆ المہام الرحمن فی تفسیر القرآن۔ غلام مصطفیٰ شاہ قاسمی
  - ☆ ضیاء القرآن۔ پیر کرم شاہ الازہری
  - ☆ منہاج القرآن۔ پروفیسر طاہر القادری
- ان کے علاوہ بعض دیگر تفسیری سلسلوں کا کام جاری ہے۔

## بر صغیر میں مطالعہ قرآن کی جہتیں

بر صغیر میں مطالعہ قرآن کے حوالے سے کئی جہتیں اختیار کی گئیں۔ اور کئی مجالات میں وسیع و وسیع و وسیع و تحقیقی کام کیا گیا۔ ان کا ایک اعلیٰ جائزہ گذشتہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ اب ان جہات میں سب سے اہم ”تفسیر قرآن“ کا ذکر کیا جائے گا۔

## تفسیر قرآن

یوں تو دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کی تفاسیر لکھی گئیں۔ اسی طرح بر صغیر میں بھی مقامی زبانوں میں قابل قدر کام ہوا۔ مگر دلچسپ اور حیرت انگیز امر یہ ہے کہ محض قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کے حوالے اور نسبت سے عربی کو بر صغیر کی تصنیفی و تالیفی

- زبان کا مقام بھی حاصل ہوا۔ اور اسی میں دیگر کئی علوم و فنون کی طرح ترجیحاً تفسیر قرآنی کا بے حد گرانقدر اور وسیع ذخیرہ علمی تیار ہوا۔
- ☆ عربی تفاسیر کے حوالے سے یہ بات بھی اہم ہے کہ بعض علماء نے عربی۔ فارسی یا اردو۔ عربی اور اردو۔ فارسی میں تفاسیر لکھیں۔
- ☆ برصغیر میں پہلی لکھی گئی عربی تفسیر "کاشف الحقائق و قاموس الوقائق" ہے جسے محمد بن احمد شریخی، تھانہری نے ۸۲۰ھ میں لکھا۔
- ☆ مختلف مراکز مخطوطات میں موجود مخطوطات یا مطبوعہ مکمل عربی تفاسیر کی تعداد ۱۶ ہے جن میں سے ۷ مطبوعہ اور ۹ قلمی ہیں۔
- ☆ قرآن مجید کی جزوی تفاسیر ۱۹ (۵ مطبوعہ، ۱۴ قلمی) ہے مختلف تفاسیر کی شروع، حواشی، اور تعلیقات کی تعداد ۱۵ ہے جن میں سے ۶ مطبوعہ اور ۹ قلمی ہیں۔
- ☆ متعلقات قرآن پر عربی میں ۳۲ تصانیف کا تذکرہ موجود ہے، جن میں سے ۱۴ مطبوعہ اور ۱۸ غیر مطبوعہ ہیں۔
- ☆ ۵۳ ایسے مفسرین کے حالات مختلف تذکروں میں موجود ہیں، جن کی تفاسیر موجود ہیں۔

### باعتبار موضوعات منفرد عربی تفاسیر

تصوف :

کاشف الحقائق (محمد بن احمد شریخی)، درر ملتقط (سید گیسو دراز)، اور منبع عیون المعانی، و مبارک بن خضر ناگوری (م۔ ۱۰۰۱)

اختصار بہ انداز جلالین :

قرآن القرآن بالبیان۔ (کلیم اللہ جہاں آبادی۔ م۔ ۱۱۴۱) زبدۃ التفاسیر (خواجہ معین کشمیری۔ م ۱۰۸۵)، تفسیر صغیر (امیر عبداللہ محمد بن علی اصغر قنوی: م ۱۱۷۸)

## منقبت رسول ﷺ :

تفسیر القرآن (حاجی عبدالوہاب خاری - م ۹۳۳) - یہ تفسیر از حد دلچسپ و عجیب ہے اور مقبول مولانا مناظر احسن گیلانی (ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت - ۳۰۹/۲) : ”ہندوستان کے سوا ایسی تفسیر کہیں اور نہیں لکھی گئی“۔ اس میں مفسر نے قرآن کریم کی تمام آیات کے مطالب اس طرح پیش کیئے ہیں کہ گویا سارا کلام ربانی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے۔ افسوس کہ اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں۔

رہب آیات :

اس حوالے سے حسن بن محمد میاں جیو (م-۹۸۲) کی تفسیر محمدی مفرد ہے۔

بے نقط :

صنعت اہمال میں ابوالفیض فیضی (م-۱۰۰۳) کی ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ”سواطع الامام“ کو عالمگیر شرت حاصل ہے۔ اور بھول مناظر احسن گیلانی (حوالہ بالا ص ۹۳-۲۵۸/۲) : یہ ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر کسی دوسرے اسلامی ملک کے علمی حلقوں میں نہیں مل سکتی۔

متقدم مفسرین کے خیالات کا اختصار / قدیم و جدید کا امتزاج :

نواب صدیق حسن خان قزوینی کی تفسیر ”فتح البیان فی مقاصد قرآن“

تفسیر القرآن بالقرآن :

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ”تفسیر الکلام بکلام الرحمن“

فقہی مباحث میں حنفی نقطہ نظر کی وضاحت :

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م: ۱۲۲۵) کی ”تفسیر مظہری“

خلاصہ تفاسیر :

”زبدۃ التفاسیر“ - خواجہ معین کشمیری (م- ۱۰۸۵) ”زبدۃ التفاسیر للقدماء المشاہیر“  
قاضی عبدالوہاب گجراتی (م- ۱۱۰۹) اور ”قرآن القرآن بالبیان“ سلیم اللہ  
جمال آبادی (م- ۱۱۳۱)

جزوی تفاسیر :

سور: سورہ یوسف، المرسلات، العصر، الکافرون۔

آیات: آیۃ النور۔ / مشکل آیات: ”تفسیر غرائب القرآن“

بعض پاروں بالخصوص پارہ ”عم“ کی ۴ صفحات سے لے کر ۸ صفحات کی تفاسیر

حواشی۔ تعلیقات و شروح :

مدارک التنزیل للشمسی ۳، انوار التنزیل (للمیضاوی) ۱۶، جلالین ۳، اور ان کے

علاوہ الاکلیل (للسیوطی) الکشاف (للزمخشری)

موضوعات تصانیف متعلقات قرآن

ناخ و منوخ، تخریج آیات قرآن، ضبط الفاظ قرآنی، اعراب، قرأت مشورہ،  
ائمہ سبع، جمع آیات حسب موضوعات، تشریح آیات شریعہ، استخراج و استنباط مسائل۔  
فضائل آیات و سور، قرآن رسم الخط، اسمائے قرآن، مباحث قرآن، اعلام القرآن، احکام  
و وجوبیت، صوم، اوراد، ادعیہ، مواعظ حسنہ، قصص القرآن، آیات الاعجاز، آیات الاحکام،  
تفسیر اور متعلقات تفسیر، نثر آیات، تلخیص تفاسیر، مشکلات القرآن، مفردات القرآن،

تشبیہات، توضیح معانی، حل تراکیب، مسائل وراثت وغیرہ۔

### برصغیر۔ مقامی زبانوں میں تراجم

برصغیر کے علماء ایک عرصہ تک تراجم قرآن کے حوالے سے تذبذب کا شکار رہے۔ بنگال میں اسے تقدس و احترام کے منافی اور سرحد میں تحریف تصور کیا جاتا تھا، مگر مغایم قرآن سے کماحقہ آگاہی اور علوم و معارف کے مطالعہ کے لیے اس کے تراجم کی ضرورت بھی محسوس کی جاتی رہی۔ بارہویں صدی ہجری کے لواثر میں سید المفسرین شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے فارسی ترجمہ اور بعد ازاں ان کے خاندان کے دیگر تراجم نے صدیوں کی جھجک اور گوگو کی کیفیت ختم کر کے مطالعہ قرآن کے ہمہ پہلو وسیع میدان کا دروازہ کھولا۔ بلاشبہ ولی اللہی خاندان کی یہ خشت ہائے اول اور اصول تفسیر کا تعین ایسی خدمت ہے، جسے اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء کے مصداق قرار دیا جا سکتا ہے۔ آنے والی صدیوں اور عہدوں میں اسی شجرہ طیبہ۔ یعنی تراجم و تفاسیر قرآن کے ہزاروں رنگ برنگ سدایمہار پھولوں سے چہستان قرآن مہک رہا ہے۔

مقامی زبانوں میں قرآنی تراجم کے آغاز کے ساتھ ہی علوم و معارف کی تفسیر و تفسیم کا لامتناہی سلسلہ نہ صرف جاری ہوا، بلکہ عہد بہ عہد پھیلتا جا رہا ہے۔ سینکڑوں تراجم و تفاسیر کی بارہا طباعت کے ہزاروں، لاکھوں نسخوں نے ہر جو یائے حق کو منزل مراد سے آشنا کیا ہے۔

برصغیر میں پہلا ترجمہ قرآن ہندی / سنسکرت / سندھی زبان میں تھا۔ جو ۱۸۸۳ء میں ”الور“ کے راجہ کی فرمائش پر لکھا گیا۔ تاہم باضابطہ ترجمہ کی حیثیت شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ کو ہی حاصل ہے۔

برصغیر کی مقامی زبانوں کے تراجم و تفاسیر کے حوالے سے یہ بات یہ امر پیش نظر رہے کہ کسی بھی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا جائے۔ یہ امر لازمی ہے کہ ایسی کوشش کرتے ہوئے مقامی محاورے کے مطابق عربی الفاظ کے

مفہیم کو قدرے وضاحت سے یا مختلف انداز سے پیش کیا جائے۔ ایسی صورت میں ترجمہ و تفسیر میں بسا اوقات تمیز کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ مزید یہ امر بھی ذہن میں رکھا جائے کہ مقامی زبانوں میں تراجم و تفاسیر کی ایسی بڑی تعداد موجود ہے جس میں ترجمہ صاحب تفسیف کا ہو اور تفسیر یا حواشی کسی اور مفسر کے یا کسی اور زبان میں۔ یا اس کے برعکس ترجمہ کسی اور زبان یا مترجم کا ہو اور حواشی و فوائد صاحب تفسیف کے۔

تراجم و تفاسیر قرآن سے جہاں مطالعہ قرآن کے مزید اور وسیع مواقع حاصل ہوئے وہیں اس خطہ میں اسلام کی مقبولیت اور قرآن کی اثر انگیزی نے دشمنوں کو پہلے سے بڑھ کر حاسد بنا دیا، اور انہوں نے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لیے جہاں قرآن کے الہی کلام ہونے کی بجائے انسانی کلام ہونے کا تصور عام کیا وہیں قرآن کے فاسد اور غلط تراجم کر کے ناچختہ ذہنوں کو اسلام سے دور اور مشکوک کر دیا۔

### فارسی تراجم و تفاسیر

فارسی برصغیر میں طویل عرصہ تک سرکاری اور علمی زبان رہی۔ ایران و افغانستان کے قرب اور وسط ایشیائی ریاستوں سے اتصال کے باعث یہاں اس کا اثر و نفوذ گہرا رہا۔ ۷۳۰ھ میں حسن بن محمد عظیمی المعروف بہ نظام نیشاپوری دولت آبادی کا عربی تفسیر ”غرائب القرآن“ کے ساتھ کیا ہوا ترجمہ برصغیر میں پہلا فارسی ترجمہ قرآن کہلاتا ہے۔ جبکہ محمد بن احمد المعروف خواجگی شیرازی کے طبری کی تفسیر ”مجمع البیان“ کے خلاصہ کو اولین فارسی تفسیر کا درجہ حاصل ہے۔

ڈاکٹر زید احمد کے مطابق برصغیر کے فارسی تراجم و تفاسیر قرآن کی تعداد دو سو پچاس سے متجاوز ہے، جبکہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۱/۱۶-۶۱۵) کے مطابق صرف فارسی تراجم قرآن کی تعداد ۵۲ اور کئی و جزوی تفاسیر ۳۰ سے زائد ہیں۔

## فارسی کی اہم تفاسیر

بحرالمؤاج (قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ م ۱۸۳۹ھ)، تفسیر آثارخانی، تفسیر اکبری (شیخ مبارک ناگوری۔ م ۱۰۰۱ھ)، مطلب الطالبین (شیخ یعقوب صرنی کشمیری۔ م ۱۰۰۳ھ) نعمت عظمیٰ (نورالدین محمد معروف بہ نعمت اللہ ولی۔ م ۱۰۱۵ھ)، شرح القرآن معینی (خواجہ معین کشمیری۔ م ۱۰۸۵ھ)، زیب تفسیر (محمد صفی بن ولی قزوینی م ۱۰۸۷ھ)، زیب التفاسیر (عالمگیر کی صاحبزادی زیب النساء۔ م ۱۱۱۲ھ)، تفسیر امینی (محمد امین صدیقی)

☆ ان تفاسیر میں بحرالمؤاج نہ صرف مشکل ہے، بلکہ تراکیب نحوی، مسائل فقہ و عقائد پر مشتمل ہے۔

☆ ایک اور اہم تفسیر دور جدید میں سید ابوالقاسم رضوی کشمیری لاہوری (م ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۹ء) نے لکھی، ”لوامح التزیل و سواطع التویل“ نامی یہ تفسیر انتہائی مبسوط اور ۳۰ ضخیم جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ابتدائی ۱۵ حصے مولانا ابوالقاسم رضوی نے لکھے، ان کی وفات کے بعد بقیہ ۱۵ جلدیں ان کے صاحبزادے مولانا سید علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ) نے تحریر کیں۔ اس میں محقق شیبی و سنی مفسرین کے اقوال، مباحث و مناظرات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

## عربی تفاسیر کے فارسی تراجم

۱۔ تفسیر الطبری کا فارسی ترجمہ منصور بن لوح سامانی کے عہد ۳۵۲/۹۶۳ھ میں سات علماء کے بورڈ نے کیا۔

۲۔ امام رازی کی تفسیر کبیر کا ترجمہ ۱۰۸۱ھ میں مولانا صفی الدین اردبیلی نے کیا۔

## اہم فارسی تراجم قرآن

نظام نیشاپوری، مخدوم جانیان جہاں گشت، ”نوح معالائی سندھی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ محمد غوث لاہوری، شاہ محمد اجمل کے تراجم مشہور و اہم ہیں۔

## اردو تراجم و تفاسیر

دنیا بھر کی زبانوں میں سے صرف اردو کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ترجمہ و تفسیر قرآن کا سب سے زیادہ لٹریچر اسی میں لکھا گیا۔ ڈاکٹر احمد خان کی مرتبہ ”قرآن حکیم کے اردو تراجم۔ کتلیات“ میں ان کے ۱۰۱۱ اندراجات موجود ہیں۔

## اولین تراجم

- ☆ کما جاتا ہے کہ اردو زبان کا پہلا ترجمہ وہی ہے جو ۸۸۳ء میں راجہ اور کی فرمائش پر لکھا گیا۔ اسی عہد کی ہندی اور لہوائی دور کی اردو میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔
- ☆ ۱۰۸۷ء میں قدیم دکنی اردو میں عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب خان کا ترجمہ و تفسیر نام ”تفسیر وہابی“
- ☆ ۱۱۰۹ء میں سورہ یوسف کی پرانی گجراتی اردو میں منظوم تفسیر۔
- ☆ ۱۱۳۱ء میں اردو، عربی اور فارسی کا مخلوط ترجمہ از قاضی محمد معظم سنہجلی۔
- ☆ ۱۱۵۰ء میں کسی مجہول اٹھتر مترجم کا ترجمہ۔
- ☆ ۱۲۰۵ء میں شاہ عبدالقادر کا ترجمہ و حواشی نام موضع القرآن۔
- ☆ اردو کا پہلا تشریحی ترجمہ حکیم محمد شریف خان (م ۱۲۲۲) سے منسوب ہے۔
- ☆ اٹھارہویں صدی عیسوی میں ۱۰ تراجم کا ذکر ملتا ہے۔
- ☆ انیسویں صدی عیسوی اردو تراجم کے لیے بہت اہم ہے۔ اس میں نہ صرف اردو ترجموں کی شدید ضرورت محسوس ہوئی بلکہ ان کا اہم کردار بھی سامنے آیا۔
- ☆ اس عہد کا پہلا ترجمہ ۱۸۰۳ء میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے ڈاکٹر گل کرسٹ (م ۱۸۴۱) کے حکم پر علماء کی ایک کمیٹی نے کیا، جبکہ اس صدی کے آخری تراجم میں مولانا فتح محمد جالندہری اور عاشق الہی میرٹھی کے تراجم شامل ہیں۔ اس صدی میں تقریباً ۶۳ مکمل تراجم ہوئے، جن میں نواب صدیق حسن خان (م ۱۸۸۹)، شاہ رفیع الدین (م ۱۸۱۸)، اور مولانا عبدالحق حقانی (م ۱۸۹۹) اہم اور معروف ہیں۔



جزوی تراجم کی تعداد تقریباً ۲۲ ہے ، جن میں سورہ فاتحہ ، سورہ یوسف ، بنی اسرائیل، بخسورہ، یمن ، بقرہ ، منزل ، صود، ق اور الذاریات کے علاوہ پارہ اوّل اور ۳۰/۲۹ کے تراجم شامل ہیں۔

بیسویں صدی عیسوی اردو تراجم کے دور انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے تراجم کی نہ صرف تعداد زیادہ ہے، بلکہ تقلیدی منج سے مختلف طریق ترجمہ اختیار کیا گیا۔ اس صدی کے ابتدائی تراجم میں حیرت دہلوی کا ۱۹۰۱ء میں ترجمہ قرآن معہ تفسیر بالمحدث اور ۱۹۰۲ء میں سید امیر علی، ۱۹۰۵ء میں مولانا وحید الزماں اور ۱۹۱۲ء میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تراجم شامل ہیں۔

اس دور میں ۸۸ مکمل تراجم لکھے گئے، جن میں سے اکثر کے ساتھ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح بھی شامل کی گئی۔ ان میں :

بیان القرآن۔	مولانا اشرف علی تھانوی،	ترجمہ قرآن۔	مولانا محمود الحسن
ترجمان القرآن۔	مولانا ابوالکلام آزاد ،	تفسیم القرآن۔	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
تفسیر ماجدی۔	مولانا عبدالماجد دریا آبادی،	تدر قرآن۔	مولانا امین احسن اصلاحی
تفسیر القرآن۔	مولانا محمد حنیف ندوی،	توضیح القرآن۔	ابو مصلح حیدر آبادی
مفہوم القرآن۔	غلام احمد پرویز ،	فیوض القرآن۔	حامد حسن بلخاری
ضیاء القرآن۔	میر کرم شاہ الازہری،	اردو ترجمہ تفسیر مظہری	
تفسیر الحسنات بآیات پینات۔	محمد احمد ابوالحسنات قادری		
معارف القرآن۔	مولانا ادریس کاندھلوی		

— جزوی تراجم کی تعداد ۳۸ ہے

— اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار (۱/۱۶-۶۱۵) کی رائے میں برصغیر کے

اردو تراجم کی تعداد ۹۲ اور جناب محمد مسعود احمد کے مطابق ۱۲۳ ہے۔

## منظوم اردو تراجم

اردو میں متعدد مکمل، نامکمل یا جزوی طور پر منظوم تراجم لکھے گئے، تاہم بالعموم منظوم ترجمہ کرتے ہوئے اغلاط کے زیادہ احتمال کے پیش نظر اسے مستحسن نہیں سمجھا گیا۔ البتہ بعض لوگوں نے اسے چیلنج سمجھ کر قبول کیا۔ ان میں :

- ☆ زلو لاآخرة - ۱۲۴۴ھ - از مولانا عبدالسلام بدایونی - یہ منظوم ترجمہ ۱۷۶۲ صفحات اور چار جلدات میں ایک لاکھ اشعار پر مشتمل اور مطبوعہ ہے۔
- ☆ اضح الکلام - ۱۹۲۵ء - از آغا شاہ قزلباش دہلوی - یہ مکمل منظوم ترجمہ ہے، جس کے دو پارے شائع ہوئے، باقی ۲۸ غیر مطبوعہ ہیں۔
- ☆ تفسیر چٹائی - از مرزا ابراہیم بیگ چٹائی - ۱۹۳۴ء غیر مطبوعہ
- ☆ نظم البیان فی مطلب القرآن - شمس الدین شائق ایزدی - یہ منظوم ترجمہ تین جلدوں کے ۲۹۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲۵۶۸۰ اشعار شامل ہیں۔ ۱۹۲۳ء تا ۱۹۳۶ء لاہور سے شائع ہوا۔
- ☆ نظم المعانی ترجمہ کلام ربانی - اگرہ سے ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ از مطبع الرحمن خادم ان منظوم تراجم میں اہم بات یہ ہے کہ نہ تو کسی نامور عالم کا نام اس میں شامل ہے، نہ اس طرف انہوں نے توجہ دی۔

## اردو تفاسیر

- ☆ اردو میں تفسیر لکھنے کا آغاز دسویں صدی ہجری میں ہو گیا تھا۔ تاہم اس دور کی تفاسیر اور مفسرین کے بارے میں تذکرے خاموش ہیں۔ گیارہویں صدی کے ایک منظوم تفسیری ترجمہ کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔
- ☆ بارہویں صدی ہجری ”اردو تفسیر“ کے عروج کا دور ہے۔ جس کے آغاز میں سورہ ہود، الحجر، بنی اسرائیل، اور الکاف کی جزوی تفاسیر اور شاہ مخدوم حسینی کی تفسیر قرآن، شاہ مراد اللہ سنہسلی کی تفسیر مرادی، شاہ غلام مرتضیٰ کی تفسیر مرتضوی نمایاں ہیں۔

- ☆ اردو تفاسیر ابتدائی عہد میں زیادہ تر جزئی تھیں، جو ایک یا دو سورتوں کی تفسیر تک محدود رہیں۔
- ☆ اکثر اردو تفاسیر ترجمہ قرآن سے مختلف ہیں، بلکہ محض چند الفاظ کے اضافے سے کلمات کی وضاحت کی گئی ہے۔
- ☆ اردو تراجم و تفاسیر کی مجموعی تعداد ۷۰۰ کے لگ بھگ ہے۔
- مسعود احمد : ۱۲۳۔ تراجم اور ۵۷۱ کلی و جزوی تفاسیر  
 ڈاکٹر نسیم عثمانی : ۲۵۷ مکمل اور ۶۲۳ مکمل تراجم و تفاسیر  
 ڈاکٹر احمد خان : ۳۳۲ مکمل اور ۵۶۹ جزوی تراجم و تفاسیر
- ☆ ایسے تراجم و تفاسیر جن کے سن طباعت اور مقام طباعت کا علم نہیں : ۱۵۵ تفاسیر اور ۳۰ تراجم
- ☆ مجمل الخیر مفسرین و مترجمین کی تفاسیر و تراجم : ۵۰

### دیگر زبانوں میں لکھی گئی تفاسیر / تراجم کا اردو ترجمہ

ان میں تفسیر ابن عباس ، تفسیر الطبری (پہلا پارہ)، تفسیر الجلالین کے دو تراجم، تفسیر مظہری، التفسیرات الاحمدیہ، فتح العزیز (سورہ بقرہ) فتح العزیز (بقرہ و فاتحہ)، بیان القرآن کے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ، تفسیر البیضاوی، تفسیر ابن عربی اور فی ظلال القرآن کے تین تراجم شامل ہیں۔

### دور جدید کی اردو تفاسیر کی خصوصیات

- ☆ حجم اور مولو کے اعتبار سے گراں قدر۔
- ☆ ہر کتب فکر کے افراد کا تفسیری حصہ۔
- ☆ اکثر تفاسیر کا مقصود عام فہم انداز میں قرآن کے مقصد و منشاء کی توضیح۔
- ☆ جدید ذہن کا اطمینان۔
- ☆ عصر حاضر کے مسائل اور ضروریات کی نشاندہی اور حل کی کوشش۔
- ☆ محض تراجم کی بجائے فہم قرآن کی طرف توجہ۔

☆ قدیم انداز اور منج سے یکسر مختلف تفاسیر۔

## ہنگال میں تراجم و تفاسیر اور مطالعہ قرآن

ہنگلہ زبان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا کام انیسویں صدی کے لوٹرو میں شروع ہوا۔ اس تاخیر کی دو بڑی وجوہات تھیں لہذا یہ کہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے لوٹرو تک یہاں فارسی کو سرکاری اور ثقافتی زبان کا درجہ حاصل تھا۔ لہذا فارسی تراجم ہی متداول تھے۔ ثانیاً یہ کہ علماء اور عوامی حلقوں میں ترجمہ قرآن کے عمل کو قرآن کے تقدس کے خلاف اور اہانت قرآن کا موجب گردانا جاتا تھا۔ تاہم یہ روایت بھی موجود ہے کہ اس تصور کے باوجود ۱۹ ویں صدی کے آغاز میں ترجمہ و تفسیر کا کچھ کام ضرور ہوا، جو مخفی رہا۔ ایسے تراجم میں ۱۸۰۰ء میں ہونے والا امیر الدین باسویٹا/بشویٹا کا مکمل ترجمہ قرآن ہنگلہ زبان کا قدیم اور اوّل ترین ترجمہ قرار دیا گیا۔ اسی طرح پارہ عم کے دو تراجم از غلام اکبر علی اور خوند کر میر واحد علی بھی ابتدائی دور کے تراجم ہیں، جو ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئے۔ ان دونوں تراجم میں سے مٹوخر الذکر منظوم ہنگالی میں ہے۔

## انیسویں صدی کے دیگر ہنگلہ تراجم

- ☆ مولانا نعیم الدین کے چہرہ پاروں کا ترجمہ اور تفسیر جس کی طباعت کا آغاز ۱۸۸۷ء میں ہوا، بعد ازاں ان کے بیٹوں نے ۲۳ ویں پارے تک اسے آگے بڑھایا۔
- ☆ ۱۸۸۱ء میں غیر مسلم ہنگالی، برہمن گریش چندرا سین نے قرآن مجید کا ہنگالی ترجمہ مکمل کیا، جو شائع ہوا۔ بعض محققین کے نزدیک یہی ترجمہ قرآن ہنگلہ زبان کا پہلا ترجمہ قرآن ہے۔
- ☆ مولانا عباس علی (۱۸۵۹-۱۹۳۲ء) کا مکمل ترجمہ قرآن بھی اٹھارویں صدی کے لوٹرو میں ہوا جو ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا۔
- ☆ ۱۸۷۲ء میں نعمت خدائی رسالہ میں تفسیر الدین احمد کا ترجمہ منتخب آیات شائع ہوا۔
- ☆ ۱۸۷۹ء میں راجندر ناتھ متر کا ترجمہ سورہ البقرہ منظر عام پر آیا۔

- ☆ ۱۸۸۷ء میں مولوی اکبر الدین دینچ پوری کی تفسیری نگارشات شائع ہوئیں۔
- ☆ ۱۸۹۲ء میں الحاج صوفی میاں جان کمالی کی بعض آیات کی تفسیر و ترجمہ شائع ہوئے۔
- ۱۹ ویں صدی کے مکمل ہنگامہ تراجم قرآن کی تعداد ۱۵ اور جزوی تراجم کی تعداد ۲۷ کے لگ بھگ بیان کی گئی ہے۔

### ہنگامہ تراجم و تفاسیر۔ بیسویں صدی میں

ہنگامہ زبان میں تراجم و تفاسیر کا زیادہ تر کام اسی صدی میں ہوا۔ اس میں خان بہادر تسلیم الدین احمد کا مکمل ترجمہ قرآن ۱۹۲۰ء، فضل الرحیم چوہدری کا ۱۹۳۱-۳۲ء، اور مولانا محمد دانی کا ترجمہ ۱۹۴۵ء میں منظر عام پر آئے۔

قیام پاکستان کے بعد معیاری ہنگامہ ترجمہ قرآن کی شدید ضرورت کی تکمیل کے لیے ۱۹۶۲ء میں اسلامی اکادمی (حال اسلامک فاؤنڈیشن) نے ممتاز علماء کا بورڈ تشکیل دیا جس کی کاوش تین جلدوں پر مشتمل معیاری ہنگامہ ترجمہ کی صورت میں ۱۹۶۷ء اور ۷۸ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

غیر مسلموں کے ہنگامہ تراجم قرآن کی تعداد ۴ ہے، جن میں برہمن گریش چندرا سین اور پادری ولیم گولڈ سیک کا ترجمہ (شائع شدہ ۱۹۰۸ تا ۱۹۲۰) مکمل تراجم تھے۔ جبکہ کرن گوپال سنگھ کا منظوم ہنگامی ترجمہ ۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور سورۃ البقرہ کا ایک جزوی ترجمہ ۱۸۷۹ء میں راجندر ناتھ مترانے کیا۔

منظوم تراجم قرآن کی تعداد ۵ ہے۔ جن میں ماقبل مذکور کرن گوپال سنگھ کے ترجمہ کے علاوہ ۱۹۴۴ میں میزبان الرحمن اور ہنگامہ دلش کے قومی شاعر قاضی نذر الاسلام کا منظوم ترجمہ پارہ عم ۱۹۳۳ء میں، جبکہ بیگم نور محل کا منظوم ترجمہ پارہ عم ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئے۔

مطالعہ قرآن میں خواتین کا حصہ بھی رہا۔ اس حوالے سے معروف خواتین میں رانی گلبدن بیگم، جن کی تفسیر لورنٹل کالج میگزین پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۳ء میں شائع ہونے کے بعد کتابی صورت میں منظر عام پر آئی، اسٹیٹ آف بھوپال کی نواب سلطان

جہاں ہم جن کی تصنیف ”مدارج القرآن“ ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔ بمبئی کی خاتون وحیدہ خانم جنہوں نے مسائل القرآن، مطالب القرآن، فوائد القرآن، تزیل القرآن، و اساس القرآن اور قرآنیات پر دیگر بہت سا لٹریچر شائع کیا۔ خدمت النساء جنہوں نے قرآنیات کے مختلف پہلوؤں پر قیمتی مقالہ جات لکھے، جو برصغیر کے اہم مجلات میں شائع ہوئے، محمود النساء ہم جن کا ترجمہ قرآن لاہور سے شائع ہوا، شامل ہیں۔

بنگالی خاتون ہم نور محل کے منظوم ترجمہ پارہ عم کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔

### اردو تفاسیر کے بنگالی تراجم

- ☆ بیان القرآن - مولانا اشرف علی تھانوی، مترجم: مولانا نور الرحمن
  - ☆ تفہیم القرآن - سید ابوالاعلیٰ مودودی، مترجم: مولانا ایم عبدالرحیم
  - ☆ ام القرآن - سورہ فاتحہ، ابوالکلام آزاد، مترجم: اختر فاروق
- تفسیر حقانی کا ترجمہ جسے سدھاکر گروپ کے چار علماء نے شروع کیا، پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

مطلوبات قرآن پر مولانا انیس الرحمن مرشد آبادی کی تصنیف ۱۹۳۴ میں دو جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی۔

اجزائے قرآن اور اس کے مفسرین میں سورۃ القدر کا ترجمہ بنام روح البیان - علاء الدین احمد - ۱۹۵۱ سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ - مولانا اکرم خان - ۱۹۰۵، پارہ عم کے تراجم - خان بھادر تسلیم الدین ۱۹۰۸، خوند کر ابوالفضل عبدالکریم - ۱۹۴۰، عبدالواثق صدیقی اور مولانا اکرم خان شامل ہیں۔

مولانا ایم روح الدین کی منتخب آیات کا ترجمہ و تفسیر ۱۹۱۸ میں شائع ہونا شروع ہوا، اور چار جلدوں میں ۱۹۳۰ء میں مکمل ہوا۔

مولانا اکرم خان جو سورۃ فاتحہ و پارہ عم کی تفسیر کے مترجم و مفسر بھی ہیں، نے تحفہ زعمال کے نام سے پانچ جلدوں میں ایک مختصر تفسیر بھی تحریر کی، جس کی آخری جلد ۱۹۵۹ء میں ڈھاکہ سے شائع ہوئی۔

مولانا ذوالفقار علی نے عربی رسم الخط میں نکالی ترجمہ کا آغاز کیا، جس کی ایک جلد ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی، مگر یہ کام مقبولیت نہ پاسکا۔

مطالعہ قرآن۔ تراجم و تفاسیر۔ سرحد میں

برصغیر کا یہ خطہ زمانہ قدیم سے خصوصی اہمیت اور منفرد تاریخ کا حامل رہا ہے۔ یہاں طویل عرصہ تک فارسی مروج رہی۔ اہل سرحد کی قبائلی کشمکش اور خانہ جنگیوں کے علاوہ بیرونی حملہ آوروں سے برسریکا رہنے کے باعث جہاں تصنیف و تالیف کی طرف توجہ کم رہی، وہیں موجود علمی ذخائر بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ طویل عرصہ تک فارسی تفاسیر و تراجم بالخصوص ”تفسیر حسینی“ کے تدلول کے باعث پشتو تراجم و تفاسیر کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔ اس پر مستزاد اہل نکال کی طرح بلوچ اس سے بڑھ کر ترجمہ قرآن کو ۱۹ ویں صدی کے وسط تک نہ صرف معیوب سمجھا جاتا رہا، بلکہ ایسی کوشش کو تحریف قرآن قرار دیا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجون عوام مزاجاً تحریر کی بجائے زبانی تقریر اور وعظ کے خوگر اور دلدادہ تھے، لہذا قرآنیات کے مختلف فنون میں تصنیف و تالیف نہ ہو سکی۔ ایک اور چیز یہ بھی مانع رہی کہ برصغیر کی دیگر زبانوں کے برعکس پشتو کا اپنا کوئی رسم الخط بھی موجود نہ تھا۔

انیسویں صدی کے وسط میں سیاسی و تمدنی استحکام کے ساتھ فارسی زبان کے اثرات زائل ہونا شروع ہوئے اور اہل سرحد کے رولہا برصغیر کے دیگر علاقوں سے استوار اور آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا تو یہاں نئے حالات کے تقاضوں کا احساس کیا جانے لگا اور پشتو تراجم و تفاسیر کی ضرورت پیدا ہوئی۔

سرحد میں وسط انیسویں صدی تک محض چند ماٹور ادویہ اور بعض سورتوں کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ایک تحقیق کے مطابق پہلا پشتو ترجمہ قرآن ۱۷۶۱ء میں مولانا رکن الدین نے کیا۔

پشتو تراجم و تفسیر کے آغاز سے اب تک تقریباً ۱۸ تراجم اور متعدد مکمل و جزئی تفسیر کے تذکرے موجود ہیں۔ ان میں ۴ منظوم تراجم ہیں۔ جن میں سے تین مکمل اور ایک جزوی ہے۔

## اردو تفسیر کے پشتو تراجم

پشتو میں زیادہ تر اردو تفسیر کے تراجم پائے جاتے ہیں۔ جن میں :

- ☆ تفسیر حسینی کا ترجمہ از عبداللہ کاکا خیل (۱۸۳۶-۱۹۱۷)
- ☆ المنار کا ترجمہ مہام تفسیر حبیبی / مبین - از مولانا حبیب الرحمن
- ☆ تنہیم القرآن کا ترجمہ - مولانا فضل معبود اور مولانا رحیم گل
- ☆ معارف القرآن (مفتی محمد شفیع) کا ترجمہ - ڈاکٹر قاضی مبارک

## اہم پشتو تراجم قرآن

- ۱- ترجمہ مولانا عبدالحق در بھغوی - ایک ہزار صفحات پر مشتمل اور موضع القرآن ، لن کثیر اور تفسیر لیر سے ماخوذ فوائد پر مبنی۔
- ۲- ترجمہ شیخ الحد - مہمہ حواشی مولانا شبیر احمد عثمانی - مستند علماء کا ترجمہ۔
- ۳- کشاف القرآن - حافظ محمد اور لیس - با محاورہ ترجمہ مع تفسیری نکات۔
- ۴- ایک ایسے پشتو ترجمہ کا ذکر بھی ملتا ہے جو ولی بھوپال شاہ جہاں بیگم کے عہد حکومت میں ریاست کے وزیر مولانا جمال الدین خان نے بیرون سرحد لکھا۔
- ۵- مولانا حبیب الرحمن مروانی کا ترجمہ - (م ۱۹۳۹)۔
- ۶- پروفیسر سعید اللہ جان پشاوری کا ترجمہ - (م ۱۹۳۳)۔
- ۷- آسان تفسیر - تراجم شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر۔
- ۸- ترجمہ قرآن - از مولانا عبدالقادر ، ڈائریکٹر پشتو اکیڈمی۔



## اہم پشتو تفاسیر

- ☆ تفسیر لبیر۔ از مولانا مراد علی۔ پہلی اور مقبول، مستند اور ضخیم۔ ۱۲۸۲ھ میں لکھی گئی۔ بعد ازاں اس کے حواشی ”تیسیر البصیر“ اور ”فوق البصیر“ کے نام سے لکھے گئے۔
- ☆ ”مخزن القاسم“۔ از مولانا محمد الیاس پشاور، کوچیانی۔ یہ تفسیر ۱۳۱۳ھ میں دہلی سے شائع ہوئی، مگر مقبول نہ ہو سکی۔
- ☆ تفسیر حسنی۔ تفسیر حسنی (فارسی) کا ترجمہ۔ از مولانا عبداللہ و عبدالعزیز عادل گڑھی۔ ۱۹۳۰ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔
- ☆ تفسیر دودوی۔ یہ تفسیر بعد از قیام پاکستان لکھی گئی۔ اس کے مفسر مولانا فضل دودو اسے پندرہ / سترہ پاروں تک کھل کر سکے۔ بعد ازاں ان کے شاگرد مولانا گل رحیم نے اسے کھل کیا۔ یہ تفسیر پشتو کی ترقی یافتہ نثر کا عمدہ نمونہ ہے۔

## جزوی تفاسیر

- ”قطب المسکن فی تفسیر سورۃ الکواثر“۔ تفسیر سورہ کوثر از ابن تیمیہ کا منظوم و پشتو ترجمہ، تفسیر والضحیٰ، تفسیر بے نظیر (پارہ ۳۰-۲۹) اور تفسیر للظاہر (پارہ اوّل) از مولانا عبدالودود سرحدی۔ تفسیر اکوثرہ خنک (پارہ اوّل) مولانا بادشاہ گل، پارہ الم۔ مولانا احمد پشاور (م ۱۸۸۳)، (پہلا مطبوعہ ترجمہ)، ترجمہ سورہ اخلاص۔ از مولانا غلام ربانی لودھی ہزاروی (۱۸۹۹-۱۹۷۴)، ترجمہ و تفسیر سورۃ آل عمران والبقرہ۔ از مولانا فضل الرحمن پشاور (م ۱۹۰۱)، پارہ اوّل: مولانا عبدالشکور طوروی۔ وغیرہ۔
- ☆ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ صوبہ سرحد میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے مطالعہ میں مردوں سے کہیں زیادہ، خواتین نے دلچسپی لی، اور ان میں مقبول ہوئے۔
- ☆ ان مفسرین کے علاوہ سرحد کے بعض ایسے قدیم و جدید مفسرین کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اردو یا عربی میں کھل اور جزوی تراجم و تفاسیر اور متعلقات قرآن پر تصانیف تحریر کیں۔ ان میں قابل ذکر مولانا عزیز گل کا کاخیل کی انگلستان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی اہلیہ کا انگریزی ترجمہ قرآن ہے۔ جو دونوں میاں بیوی کے ۳۰ سالہ مطالعہ

قرآن کا حاصل بھی ہے۔

☆ مجموعی طور پر سرحد کے ۵۰ سے زائد مفسرین و مترجمین کا ذکر مختلف تذکروں میں موجود ہے جنہوں نے قرآن کے حوالے سے تقریباً ۷۵ تصانیف تحریر کیں۔

سرحد میں تفسیری خدمات کے حوالے سے

مولانا محمد بن عبداللہ جیون بکھلوی، مولانا انوار الحق کاکاخیل، مولانا نذیر صاحب حق سواتی، مولانا عبدالقادر جامی ہزاروی، محمد خواص خان ہزاروی، مولانا محمد طاہر، مولانا عبدالهادی شاہ منصور، قاضی عبدالحئی چن پیر، مولانا عبداللطیف، مولانا روح اللہ پشاور، مولانا عبدالواحد علوی، سید عبدالجلیل پشاور، عبدالحمید سواتی، حسین بخش ڈیروی، محمد شمس الاسلام، میجر غلام محی الدین اعوان، لطافت الرحمن سواتی، سید معروف شاہ شیرازی، مولانا اجمل ہزاروی، مولانا حمید الدین ایٹ آبادی، ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی، محمد عارف ہزاروی، ڈاکٹر فیض الرحمن لور احمد سعید ہزاروی کی مختلف تصانیف کا ذکر لور تصانیف موجود ہیں۔

سندھی تراجم و تفاسیر

ارض سندھ کو باب الاسلام ہونے کا فخر تو حاصل ہے ہی، یہ اعزاز بھی جا طور پر اسی کا حصہ ہے کہ دنیا بھر یا کم از کم برصغیر میں پہلا ترجمہ قرآن یہیں ہوا۔ اس ضمن میں یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ مہروک بن رائق راجہ لور کی فرمائش پر ۸۸۳ء میں ہونے والا ترجمہ سندھی / ہندی / سنسکرت یا لٹی جلتی ایسی زبان میں تھا جو لازماً سندھی سے قریب تر تھی۔

☆ معروف جرمن محقق این میری شمل کے مطابق ۲۷ تراجم و تفاسیر سندھی میں لکھی گئیں جبکہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار (۱/۱۶-۶۱۵) کی رائے میں ان کی تعداد ۶۷ ہے۔

☆ سندھی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن اخوند عبدالعزیز / عزیز اللہ المتعلوی (۱۱۶۰-۱۲۳۰ھ) سے منسوب ہے، جو قدیم سندھی نثر کا عمدہ نمونہ شمار کیا جاتا ہے۔

## دیگر تراجم

- ۱۔ از مولانا تاج محمد امرودی
- ۲۔ مولانا محمد مدنی، کراچی
- ۳۔ چار ترجمہ: شاہ ولی اللہ دہلوی (فارسی)، شاہ رفیع الدین (اردو) علماء سندھ کا مستند ترجمہ (سندھی)، اور حاشیہ میں شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کا سندھی ترجمہ۔ از شیخ عبدالعزیز محمد سلیمان۔
- ۴۔ نوع بالا کا ایک اور ترجمہ تفہیم القرآن، ترجمان القرآن اور بیان القرآن کو پیش نظر رکھتے ہوئے قاضی عبدالرزاق روپڑی والے نے کیا۔

## جزوی تراجم

- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کا ترجمہ پارہ اول اور مولانا اسماعیل شکارپوری کے ۲۶/۲۴ پاروں کا ترجمہ
- منظوم سندھی
- ترجمہ صرف ایک ہے، جو احمد طراح نے کیا

## تفاسیر قرآن

- ☆ سندھی نثر میں پہلی تفسیر مولانا ابوالحسن ٹھٹھوی نے ۱۲ ویں صدی ہجری کے وسط میں لکھی۔
- ☆ سندھ کی ایک اور قدیم تفسیر ”مفتاح رشد اللہ“ ہے، جسے قاضی محمد قطلانی نے تیسرے صاحب جہنڈہ شریف مولانا رشید الدین کی فرمائش پر ۱۳ ویں صدی ہجری میں تحریر کی۔
- ☆ تفسیر کوٹہ تیسرے مردان علی شاہ تیسرے پگڑو کی پانچ جلدوں میں مکمل تفسیر قرآن۔
- ☆ تنویر الایمان۔ مولوی عثمان نورنگ زادہ نے چار جلدوں میں یہ تفسیر لکھی، جو عوام میں بہت مقبول ہوئی۔

## جزوی تفاسیر

☆ تفسیر ہاشمی۔ آخری دو پاروں کی تفسیر۔ از مخدوم محمد ہاشم بن عبدالغفور ٹھٹھوی  
۱۷۷۳ھ انہی محمد ہاشم ٹھٹھوی سے عربی میں ایک کتاب ”جیبہ التعمیم فی فضائل  
القرآن الکریم“ منسوب ہے۔

## اردو تفسیر کا ترجمہ

مولانا جان محمد بھٹو مرحوم نے ”تفسیر القرآن“ کے سندھی ترجمہ کا آغاز کیا،  
جسے گیارہ سالہ کلاش کے بعد ۱۹۹۵ء میں مولانا امیر الدین مہر نے چھ جلدوں میں مکمل کر  
کے شائع کیا۔

## پنجابی تراجم و تفاسیر

پنجاب ہمیشہ سے علم و عرفان کا مرکز رہا ہے۔ یہاں ۱۰۹۰ھ میں نواب جعفر خان  
کی فرمائش پر حافظ بر خوردار نے سورہ یوسف کی منظوم تفسیر احسن القصص کر کے تراجم  
و تفاسیر کی بنیاد ڈالی۔ یہاں ۳۶ تراجم و تفاسیر لکھے گئے۔ ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:  
☆ پنجابی زبان کا اپنا کوئی تحریر خط نہیں، لہذا تمام تفاسیر و تراجم گورکھی یا فارسی رسم الخط  
میں ہوئی۔

☆ اکثر و بیشتر تراجم و تفاسیر منظوم ہیں۔ جنہیں دیگر پنجابی داستانوں کی طرح لکھا گیا، اور  
وہی مقبول ہوئے۔

☆ بعض تراجم اردو میں کیئے گئے جن کے ساتھ تفسیر منظوم پنجابی میں کی گئی۔ اسی طرح  
اس کے برعکس یعنی تراجم پنجابی اور تفسیر اردو منظوم۔

مکمل پنجابی تفاسیر کی تعداد ۴ ہے، جن میں:

☆ ”تفسیر نبوی“ از نبی بخش حلوائی۔ اردو منشور ترجمہ اور پنجابی منظوم تفسیر۔ مطبوعہ:  
۱۹۰۳ء اس تفسیر میں حدیث و فقہ کی ۲۵ کتب سے استفادہ کیا گیا اور مولانا روم،  
سعدی اور حافظ شیراز کے اشعار بھی شامل کیئے گئے۔ یہ تفسیر ۲ جلدوں میں شائع ہوئی۔

- ☆ "تفسیر عمری"۔ از محمد بن بابرک اللہ کی پنجابی نثر میں ترجمہ اور منظوم تفسیر جو سات جلدوں میں ۱۸۶۹ء سے شروع ہو کر ۱۸۷۹ء میں مکمل اور ۱۹۰۳ء میں طبع ہوئی، پنجابی کی پہلی مکمل تفسیر کہلائی۔ منازل قرآنی کے مطابق اس کے ۲۴۶۲ صفحات کی تقسیم اس کی ایک اور منفرد خصوصیت ہے۔ جو کسی اور تفسیر کو حاصل نہیں۔ بلور مقدمہ اصول تفسیر پر جامع مقالہ کو پنجابی میں اصول تفسیر کی پہلی کاوش بھی قرار دیا گیا ہے۔
- ☆ "تفسیر فیروزی"۔ از فیروز الدین۔ منظوم پنجابی ترجمہ مع اردو ترجمہ۔ ۴۶۶۰ صفحات پر مشتمل یہ تفسیر ۱۹۰۳/۴ میں سیالکوٹ سے تین جلدوں میں شائع ہوئی۔
- ☆ "تفسیر لیسر" از عبدالغفور چاندھری۔ منظوم پنجابی ترجمہ شاہ رفیع الدین معہ مختصر اردو تفسیر، جو ۱۳۹۳ھ اور ۵۸۳ صفحات پر مشتمل ہے، مطبوعہ ۱۹۶۸ء۔
- ☆ ایک اور منظوم تفسیر بنام "جان اسلام" ۱۹۵۵ء میں گجرات سے شائع ہوئی۔ جس کے مصنف محمد اسماعیل ہیں۔

## پنجابی تراجم قرآن

- ☆ مولوی محمد دلہزیر بھروی۔ پنجابی نثر۔ مع ترجمہ و حواشی مولوی ہدایت اللہ
- ☆ ترجمہ قرآن۔ سردار محمد یوسف گورداسپوری۔ مطبوعہ ۱۹۳۲ء
- ☆ ترجمہ قرآن۔ مولوی ہدایت اللہ، مع فوائد جلالین، تفسیر عزیزی، تفسیر بیضاوی اور جامع البیان

## جزوی تراجم و تفاسیر

سب سے زیادہ "سورہ یوسف" کی تفسیر و تراجم کیے گئے، جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۱۳ ہے۔ یہ سب منظوم پنجابی میں ہیں۔ جنہیں قصہ ہیر رانجھا، قصہ سیف الملوک کی طرح دیگی عوام میں بلور قصہ "یوسف زلیخا" بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔

ان تراجم و تفاسیر میں گلزار یوسفی۔ فیروز الدین ڈسکوی۔ ۱۳۲۰ھ ، قصص المحسنین۔  
 مولوی عبدالستار۔ ۱۳۲۰ھ ، گلزار یوسف۔ مولوی محمد دلپذیر۔ ۱۲۸۷ھ ، احسن القصص۔  
 عبدالحکیم بیہاول پوری ۱۲۱۸ھ ، تفسیر سورہ یوسف۔ مولوی احمد یار سبگرتی۔ ، احسن  
 القصص۔ مولوی غلام رسول عالم پور کوٹلوی ۱۲۹۰ھ ، تفسیر حامد۔ جلد شاہ عباسی، یوسف  
 زینجا۔ صدیق لالی ۱۱۳۸ھ ، کامل جدید قصص المحسنین۔ مولوی عبدالرحمن درد جھلمی۔ ،  
 یوسف زینجا۔ مولوی چراغ دین جوچے والا۔ ۱۹۸۵ء ، تفسیر سورہ یوسف۔ محمد اظہر حنفی  
 بھیروی اور عبدالرحمن درد و حافظ برخوردار ہیں۔ جن میں سے اکثر دستیاب ہیں۔ ایک اور  
 تفسیر سورہ یوسف کا پتہ بھی چلتا ہے، جسے غلام مصطفیٰ نے لکھا اور ۱۸۸۵ء میں لاہور سے  
 شائع ہوئی۔

### دیگر تفاسیر و تراجم (جزوی)

- ☆ چراغ روشن۔ تفسیر سورہ مریم۔ مولانا فیروز الدین ڈسکوی۔ ۱۳۲۰ھ
- ☆ شمع محمدی۔ تفسیر سورہ الحجرۃ۔ مولوی روشن دین
- ☆ اکرام محمدی۔ تفسیر سورۃ والنحی۔ مولانا مولوی عبدالستار۔ ۱۳۲۰ھ
- ☆ مکمل اکرام محمدی۔ تفسیر والنحی والکوثر۔ مولوی دلپذیر ۱۲۸۷
- ☆ تفسیر سورہ رحمن۔ مولوی نور الدین
- ☆ نور مکمل۔ تفسیر سورہ حزق۔ محمد دین۔ ۵۲۸ صفحات۔ مطبوعہ ۱۹۰۷ء
- ☆ تفسیر عزیزی۔ پارہ اول۔ پنجابی نثر اور منظوم تفسیر۔ مولوی عبدالعزیز
- ☆ باغ بہشت۔ تفسیر جنسورہ۔ مولوی فیروز الدین فیروز ڈسکوی۔ پنجابی نثر میں  
 ترجمہ اور نظم میں تفسیر
- ☆ تفسیر سورہ یٰسین۔ مولوی احمد حسین احمد آبادی۔ پنجابی نثر میں ترجمہ اور نظم میں تفسیر۔  
 مطبوعہ۔ ۱۹۰۲
- ☆ تحفہ حبیب۔ ترجمہ سورہ یٰسین۔ مولوی حبیب اللہ۔ اردو ترجمہ منظوم تفسیر ، مطبوعہ۔

- ☆ راحۃ المؤمنین - تفسیر سورہ ملک - منظوم پنجابی ترجمہ - ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔
- ☆ تفسیر سورہ مزمل - مولوی فیض محمد - مطبوعہ ۱۹۰۳ء
- ☆ باغ بہشت - بخسورہ (لمس، الرحمن، الملک، المزمل اور النبأ) منظوم تفسیر۔ از مولوی اشرف علی۔ مطبوعہ: ۱۳۳۹ھ
- ☆ تفسیر سورہ لقمان - ترجمہ احمد دین شیخ - مطبوعہ ۱۳۳۵ھ
- ☆ تفسیر سورہ مریم - منظوم - چراغ الدین واعظ - مطبوعہ
- ☆ تفسیر ربیع آخر پارہ عم - دین محمد المعروف میاں جان - پنجابی منشور ترجمہ اور منظوم تفسیر - معہ اردو حواشی - مطبوعہ
- ☆ تفسیر آیات بیعت رضوان - عبدالحکیم نوری - منظوم پنجابی - مطبوعہ - ۱۳۲۰ھ
- ☆ تفسیر سورہ الرحمن - غلام کبریا فتح آبادی - منظوم پنجابی
- ☆ حبیب القاسمیر - تفسیر سورہ فاتحہ - مولوی حبیب اللہ، منظوم پنجابی معہ اردو ترجمہ
- یہ تراجم و تفاسیر بالعموم سادہ، عام فہم اور ناسخاندہ انداز میں خصوصیت کے ساتھ دی گئی عوام کو قرآنی تعلیمات سے آشنا کرنے کے لیے لکھی گئیں۔
- ان تراجم و تفاسیر میں مبالغہ آمیزی اور داستان گوئی کا طرز اختیار کیا گیا، جس کے لیے بڑے پیمانے پر اسرائیلیات کا سہارا بھی لیا گیا۔
- ان تفاسیر میں ایسی کوئی تفسیر تاحال وجود میں نہیں آئی جو محققانہ اور عالمانہ درجہ کی حامل ہو۔
- خطہ پنجاب کے متعدد ایسے معروف حضرات کے تذکرے بھی ملتے ہیں جنہوں نے مطالعہ قرآن کے حوالے سے تفسیر، ترجمہ، حواشی اور تعلیقات اور متعلقات قرآن پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

## کشمیر میں مطالعہ قرآن - تفاسیر و تراجم

جنت نظیر - خطہ کشمیر کو جدید تحقیق (دیکھیے: رشید تاثیر - تاریخ حریت کشمیر حصہ اول) کے مطابق یہ شرف حاصل ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جن حکمرانوں کو اسلام کی دعوت کے لیے مکتوبات سے مشرف فرمایا، ان میں یہاں کا راجہ بھی شامل تھا۔

ملت اسلامیہ کے ساتھ کے اہل کشمیر کا دوسرا راجہ محمد بن قاسم کی فوج کے ایک سپاہی حیم بن سامہ کے ذریعہ ہوا، جبکہ تبلیغ اسلام کی شمع حضرت بلبل شاہ اور شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی کے درود مسعود سے روشن ہوئی۔ اور اس مشعل کو لاکھوں صوفیاء نے بیند نور بنایا۔

کشمیر میں سلطان شباب الدین کے عہد حکومت (۱۳۵۳ء - ۱۳۷۳ء) میں پہلا مرکز مطالعہ قرآن قائم ہوا۔ کشمیر میں پہلی تفسیری خدمت سرانجام دینے کا شرف بھی شاہ ہمدان کو حاصل ہوا، جنہوں نے عربی میں تفسیر قرآن لکھی۔ بعد ازاں فارسی و عربی کی متعدد تفاسیر منظر عام پر آئیں، جن میں شیخ یعقوب صرنی (فارسی)، خواجہ معین الدین (فارسی - عربی)، صفی الدین کشمیری (فارسی) بلا داؤد خاکی (عربی)، ملا عبدالرشید کشمیری (عربی)، علامہ تفضل حسین (فارسی)، مولانا معین الدین (عربی)۔

کشمیر میں مطالعہ قرآن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فارسی و عربی کے ثداول اور اہل کشمیر کے تصوف کی جانب زیادہ رجحان کے باعث کشمیری زبان میں طویل عرصہ تک تراجم و تفاسیر کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

☆ قرآن کریم کا پہلا کشمیری ترجمہ ۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریک پر مولانا محمد احمد مقبول سجانی نے کیا۔ جو ۱۹۵۰ء میں طبع ہوا۔

☆ دوسرا ترجمہ میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ نے تیار کیا۔ جس کے دس پارے ”میان القرآن المعروف بہ تعلیم القرآن“ کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

☆ دیگر تراجم قرآن میں مولانا مفتی ضیاء الدین خاری کا ترجمہ اور مولانا محمد یحییٰ شاہ (۱۹۸۰م) کا نامکمل ترجمہ شامل ہیں۔

☆ مولانا سید میرک شاہ اندرانی مرحوم نے ۲۵ پاروں کی تفسیر اور ترجمہ مکمل کیئے۔

☆ پارہ عم کی ایک کشمیری زبان میں لکھی گئی تفسیر، نام نور العیون۔ از محمد یحییٰ ۱۹۱۰ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔



## ہندی تراجم قرآن

- ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۱/۱۶/۶۱۵) کے مقالہ نگار کے مطابق ہندی تراجم کی تعداد ۱۸ ہے۔
- ☆ اڑھتین ہندی تراجم میں ۸۸۳ء میں ہونے والا ترجمہ جو ”الور“ کے راجہ کی خواہش پر لکھا گیا اور عالمگیر کی بیٹی زیب النساء کے لیے کیا گیا۔

## مکمل ہندی تراجم قرآن

- ترجمہ خواجہ حسن نظامی۔ سن اشاعت ۱۹۲۸ (۲ جلد، مع تفسیر)
- ترجمہ شیخ محمد یوسف قادیانی۔ سن اشاعت ۱۹۱۹ء تا ۱۹۳۰ء
- ترجمہ پادری ڈاکٹر احمد شاہ مسکنی۔ سن اشاعت ۱۹۱۵ء ”القرآن“ بالمولدہ ہندی مع تشریحات
- ترجمہ مولانا احمد بشیر فرنگی علی اور مولانا غلام محمد قریشی۔ سن اشاعت ۱۹۳۷ء
- ترجمہ مولانا محمد فاروق خان۔ رام پور۔ سن اشاعت۔ ۱۹۶۶ء (معہ حواشی و تشریحی اشارات)
- ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ اردو خط ہندی، معہ حاشیہ بر ہندی ترجمہ، و تفسیر خواجہ حسن نظامی۔ مترجمین۔ مولانا غلام محمد معہ دیگر علماء

## جزوی ہندی تراجم قرآن

- ۱۸۹۶ء میں بعض سورتوں کا ہندی ترجمہ مولانا فضل الرحمن شیخ مراد آبادی نے کیا۔
- ۱۹۵۵ء میں جماعت اسلامی ہند کے زیر اہتمام تین افراد نے پہلے پارہ کا ہندی ترجمہ کیا۔ ان میں ایک غیر مسلم پنڈت کیلاش ناتھ برہنپت بھی شامل تھے۔
- حافظ امام الدین رام نگری کا ترجمہ قرآن ۱۹۵۸ء میں نام ”نندکار اور تھی“ لکھنئو سے شائع ہوا۔
- قاضی عبد علی (م۔ ۱۹۶۱ء) کے پندرہ پاروں کا آسان ہندی ترجمہ شائع ہوا۔

- مولانا فضل الرحمن گنج پوری کے بھاشا میں بعض آیات کے ترجمہ اور دروس کا ہندی ترجمہ۔ مولانا عبدالہدی فرنگی بھلی نے شائع کیا۔
- ☆ ہندی تراجم میں وہ معیار قائم نہیں ہو سکا، جو غیر مسلموں کو دعوت اسلام سے کماحقہ آگاہ کرتا۔
- ☆ ہندی تراجم انفرادی سطح پر کیئے گئے، جبکہ یہ کام کئی افراد، سوسائٹی یا کسی ادارہ کی سطح پر کیا جانا چاہئے تھا۔ بلکہ اب بھی اس کی ضرورت نہ صرف موجود بلکہ شدید تر ہے۔

### بر صغیر کی دیگر علاقائی زبانوں میں تراجم قرآن

بر صغیر میں بلا مبالغہ سینکڑوں علاقائی زبانیں مستعمل ہیں۔ ان میں ہونے والے ترجمہ و تفسیر کے کام کی مکمل معلومات تو کہیں موجود نہیں، تاہم بعض تراجم کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

- ۱۔ گجراتی۔ تعداد تراجم ۹ ایک ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی نے کیا۔
- ۲۔ سنسکرت۔ تعداد تراجم ۲
- ۳۔ ملیالم۔ تعداد تراجم ۳ ایک ترجمہ مسٹر ایس این کرشن راؤ نے کیا
- ۴۔ مرہٹی۔ تعداد تراجم ۱ بمبئی کے حکیم صوفی میر یعقوب خان کا ترجمہ
- ۵۔ تامل۔ تعداد تراجم ۱
- ۶۔ گورکھی۔ تعداد تراجم ۱ (حوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱/۱۶: ۶۱۵)
- ۷۔ براہوی۔ تعداد تراجم ۱ از مولانا عبدالحی۔ ۳۳۹ صفحات۔ مطبوعہ: ۱۹۱۵
- ۸۔ تلیجو۔ تعداد تراجم ۲ از پروفیسر نرائن راؤ اور مسٹر وکٹار متن
- ۹۔ کناری۔ تعداد تراجم ۱ جنوبی ہند کی اس زبان میں ترجمہ قرآن دارالاشاعت مگلووٹی سے شائع ہوا۔
- ۱۰۔ سرائیکی۔ تعداد تراجم ۱ الحاج حفیظ الرحمن بھاول پوری۔ (م ۷۹: ۱۳۷ھ)
- ۱۱۔ گوجہری۔ تعداد تراجم ۱ مولوی خقیق محمد کشمیری
- ۱۲۔ حجازی (کہارار) ترجمہ تھار سبزرگ سے دارالاشاعت

## برصغیر کے انگریزی تراجم قرآن

برصغیر میں تراجم و تفاسیر کے قرآن کے حوالے سے یہ تجزیہ نامکمل رہے گا، اگر یہاں ہونے والے انگریزی تراجم کا اجمالی تذکرہ نہ کیا جائے۔

☆ برصغیر میں سب سے پہلا انگریزی ترجمہ ۱۹۰۵ء میں رام پور سے شائع ہونے والے قرآنیات سے متعلق ماہنامہ ”الذکر الحکیم“ کے مدیر ڈاکٹر عبدالکحیم کا ہے جو لندن سے شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۱۰ء میں دو ضخیم جلدوں پر مشتمل مرزا ابوالفضل الہ آبادی کا ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

☆ مولانا شبلی کی تحریک اور حوصلہ افزائی سے نواب عماد الملک سید حسن بھگڑای نے حیدرآباد دکن میں مستند انگریزی ترجمہ کا آغاز کیا جو ۱۶ پاروں تک پہنچ سکا اور شائع نہ ہوا۔

☆ ۱۹۱۵ء میں احمدی / قادیانی فرقے کی انگریزی تفسیر کا پارہ اول شائع ہوا۔

☆ لکھنئو کے ادارہ ”مدرسۃ الواصلین“ کے زیر اہتمام شیعہ کتب فکر سے متعلق شیخ بادشاہ حسین کا ترجمہ انگریزی (پارہ اول) شائع ہوا۔ (۱۹۱۵ء کے لگ بھگ)

☆ ۱۹۱۸ء میں لاہور سے مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ نے حواشی سمیت ترجمہ قرآن شائع کیا۔

☆ ۱۹۳۷ء میں عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کا آغاز ہوا۔

☆ ۱۹۳۳ء میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا انگریزی ترجمہ قرآن شائع ہونا شروع ہوا۔

☆ تفہیم القرآن کا انگریزی ترجمہ شروع کیا گیا جو مکمل نہ ہو سکا۔

☆ سرحد کی خاتون مولانا عزیز گل کی اہلیہ کا ترجمہ قرآن مکمل ہوا۔

برصغیر کی تفاسیر اور متعلقات قرآن کی تصانیف جو حکمرانوں کے نام منسوب ہوئیں

برصغیر میں ایسی کئی تصانیف کا ذکر ملتا ہے جو وقت کے حکمرانوں کو پیش کی گئیں،

یا ان کے نام منسوب کی گئیں۔ ان میں:

زبدۃ القاسمیر - خواجہ معین کشمیری م ۱۰۸۵۔ بنام عالمگیر، الفتح القدسی فی تفسیر آیۃ الکرسی۔ ایجوکری محی الدین عبدالقادر م ۱۰۳۸۔ بنام وزیر نواب مرزا شمس الحسن، تفسیر التفسیر (فاتحہ) محمد ہاشم الحسنی م ۱۰۶۱۔ بنام شاہ جہان، دستور المضمرین۔ مولانا عبدالنبی اکبر آبادی م ۱۰۲۱۔ بنام خان خانان، نجوم الفرقان۔ مصطفیٰ بن محمد سعید جونپوری۔ بنام عالمگیر، زبدۃ القاسمیر للقدماء المشاہیر۔ قاضی عبدالوہاب گجراتی م ۱۱۰۹۔ بنام عالمگیر، الجدول النورانیۃ فی استخراج الآیات القرآنیۃ۔ ناصر بن حسین الحسنی۔ بنام عالمگیر، آیات الاعجاز۔ عبدالرشید کشمیری م ۱۳۹۸۔ بنام نواب صدیق حسن خان۔ البحر الموح (فارسی تفسیر) قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۳۹) بنام ابراہیم شاہ ولی جونپور۔

## مآخذ

- ۱۔ اردو میں تفسیری ادب۔ ڈاکٹر محمد نسیم عثمانی۔ کراچی۔ ۱۹۹۳ء
- ۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ ۱۶/۱۔ لاہور۔ ۱۹۷۸ء
- ۳۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ ج ۱، لاہور
- ۴۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند۔ مجلدات ۱۵۵۲۔ لاہور
- ۵۔ سیرۃ ڈائجسٹ۔ لاہور۔ قرآن نمبر۔ ۱۹۷۰ء۔ ج: ۲-۳

### مقالات

- ۱۔ پرانی اردو میں قرآن کے تراجم۔ مولوی عبدالحق۔ ج ۲، ص ۶۳۵
- ۲۔ قرآن مجید کے تراجم مغربی اور مشرقی زبانوں میں۔ محمد عبداللہ منہاس۔ ج ۲، ص ۶۳۳
- ۳۔ قرآن مجید کے انگریزی تراجم۔ عبدالماجد دریا آبادی۔ ج ۲، ص ۶۳۹
- ۴۔ ہنگلہ زبان میں قاسمیر و تراجم۔ ذوالفقار احمد قسیمی۔ ج ۲، ص ۶۵۵
- ۵۔ پشتو ادب میں قاسمیر کا ذخیرہ۔ حافظ محمد اوریس۔ ج ۲، ص ۶۵۹
- ۶۔ سندھی زبان میں قاسمیر و تراجم۔ سید محمد سلیم۔ ج ۲، ص ۶۶۷

- ۷۔ قرآن کے ہمدی تراجم۔ ادارہ۔ ج ۲، ص ۶۷۱
- ۸۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے اہم ترین تراجم۔ عبد نظامی۔ ج ۳، ص ۳۳۳
- ۹۔ پنجابی میں قرآن کے مطبوعہ تراجم۔ ڈاکٹر محمد باقر۔ ج ۳، ص ۳۵۷
- ۱۰۔ فرست تراجم و تفاسیر قرآن مجید۔ محمد عالم عطار حق، ج ۳، ص ۴۷۱
- ۱۱۔ فرست تفاسیر آیات قرآن۔ محمد عالم عطار حق، ج ۳، ص ۴۷۴
- ۱۲۔ فرست پنجابی تراجم و تفاسیر قرآن مجید۔ محمد عالم عطار حق، ج ۳، ص ۴۷۷
- ۶۔ تذکرہ المفسرین۔ قاضی محمد زاہد الحسینی۔ انگ۔ ۱۳۰۱ھ
- ۷۔ علائے سرحد کی تصنیفی خدمات۔ ڈاکٹر فیوض الرحمن۔ لاہور
- ۸۔ علوم القرآن۔ ششماہی مجلہ۔ ادارہ علوم القرآن۔ علی گڑھ

### مقالات

- ۱۔ علم قرآن سترہویں صدی کے ہندوستان میں۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام۔ جنوری۔ جون ۸۷، ص ۷۴
- ۲۔ قرآن مجید کے ہمدی تراجم۔ مولانا محمد فاروق خان۔ جنوری۔ جون ۸۷، ص ۹۰
- ۳۔ مکتبہ تراجم و تفاسیر۔ محمد مجیب الرحمن۔ جنوری۔ دسمبر۔ ۹۳، ص ۹۶
- ۴۔ عمد اکبری کی تفسیری خدمات۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام۔ جولائی دسمبر۔ ۸۶، ص ۱۱۲
- ۹۔ ”فکر و نظر“ مجلہ ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد

### مقالات

- ۱۔ اردو تراجم و تفاسیر قرآن۔ محمد مسعود احمد۔ دسمبر ۷۴۔ ص ۳۲۵، جنوری۔ ۷۵، ص ۳۸۳، فروری ۷۵۔ ص ۴۳۹
- ۲۔ قرآن کریم کے تراجم پاکستانی زبانوں میں۔ عبدالرؤف نوشردی۔ اکتوبر۔ ۸۲/ص ۲۹
- ۳۔ علائے پنجاب کی تفسیری خدمات۔ ڈاکٹر محمد طفیل۔ دسمبر ۸۳، ص ۵۳
- ۱۰۔ قرآن حکیم کے اردو تراجم۔ ڈاکٹر صالح عبدالکحیم شرف الدین۔ کراچی ۱۹۸۱ء
- ۱۱۔ قرآن کریم کے اردو تراجم۔ کتبلیات۔ ڈاکٹر احمد خان۔ اسلام آباد۔ ۱۹۸۷ء
- ۱۲۔ جائزہ تراجم قرآن۔ مولانا محمد سالم قاسمی۔ دہلی۔ ۱۹۶۸ء

- ۱۳۔ ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں۔ ڈاکٹر سالم قدوائی۔ لاہور۔ ۱۹۹۳ء  
 ۱۳۔ ”المعارف“۔ لاہور۔

### مقالات

- ۱۔ قرآن حکیم کے کشمیری تراجم۔ کلیم اختر۔ اگست ۸۳۔ ص ۳  
 ۲۔ پشتو تراجم و تفسیر۔ قاری محمد عادل خان۔ فروری ۷۵۔ ص ۱۱  
 ۳۔ قرآن پاک کی پنجابی تفسیر و تراجم۔ پروفیسر امتیاز احمد سعید۔ نومبر ۷۳۔ ص ۵  
 ۴۔ علمائے برصغیر کی فارسی تفسیر و تراجم قرآن۔ اختر اہی۔ جون ۸۳، ص ۳  
 ۱۵۔ علمائے سرحد کی تفسیری خدمات۔ فی فی زینت۔ مقالہ برائے ایم اے اسلامیات  
 پنجاب یونیورسٹی۔ ۱۹۹۲ء

